© rasailojaraid.com

محدثین کرام کی توقیتِ غزوات کا ایک تجزیہ

پروفیسر محمد یٰسین مظہر صدیقی

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ مبارکہ کے مطالعہ کے ذیل میں محدثین کرام اور سیرت نگاروں کا اختلاف اب حقیقتِ واقعہ سمجھا جانے لگا ہے۔ متعدد جدید سیرت نگاروں نے بھی یہ اصول تسلیم کرلیا ہے کہ سیرتِ نبوی کے کسی الیثوع پر روایاتِ حدیث اور اخبارِ سیرت میں اختلاف و تصادم کی صورت میں روایاتِ حدیث کو ترجیح دی جائے گی[1] دوسری طرف اتنے ہی یا ان سے زیادہ سیرت نگار ایسے ہیں جو ہر حال میں روایاتِ سیرت کو ترجیح دیتے ہیں کبھی بالواسطہ طور سے اور کبھی روایاتِ حدیث کا حوالہ دیئے بغیر[2] البتہ کچھ ایسے قدیم و جدید اہلِ قلم ہیں جو دونوں نوع کی روایات میں تقابلی مطالعہ کرتے ہیں اور تاریخی واقعات اور روحِ سیرت کے مطابق اور صدقِ تحریر کی خاطر جس کو صحیح سمجھتے ہیں ترجیح دیتے ہیں۔ اس الزام کی پرواہ کیے بغیر کہ وہ محدثینِ کرام کی مرویات کے خلاف جانے کی جراءت رندانہ کرتے ہیں[3]

قدیم و جدید سیرت نگاروں نے اپنے ذوق، رجحان اور فکر کے موافق متعدد کتابیں تحریر کی ہیں جن میں دونوں قسم کی روایتوں کو جابجا پیش کرکے تطبیق، ترجیح اور تلفیق کا کام کیا ہے مگر انھوں نے یا دوسرے اہلِ قلم نے محدثین کرام اور اہلِ سیر مغازی کی روایات و احادیث کا تقابلی مطالعہ اور تنقیدی تجزیہ نہیں کیا ہے، خاص طور سے سیرتِ نبوی سے متعلق روایاتِ محدثین کا[4] اور جب تک ایسا تجزیہ نہ کیا جائے حقیقت کا پتہ لگانا مشکل ہے یہ مقالہ شاید نصیب ہیچمدان میں لکھی گئی تھی۔ اس مطالعہ میں حدیث و سیرت کی روایات کا تقابلی مطالعہ مختلف فصول میں کیا گیا ہے: اول بحث غزوات و سرایائے نبوی کی توقیت پر ہے، دوسری بحث ان کی ترتیب سے متعلق ہے، تیسری بحث میں واقعاتِ غزوات و سرایا کا تجزیہ ہے۔ ان تمام مباحث میں توجہ پوری طرح محدثینِ کرام کی روایاتِ مغازی پر مرکوز رکھی گئی ہے اور اہلِ سیر سے یا ان کی روایات سے موازنہ و مقارنہ نہیں کیا گیا ہے کہ وہ ایک دوسرا وسیع مبحث ہے۔

© rasailojaraid.com